قدوۃ العلماء مولانا سید آقا حسن صاحب نقوی مجتہد طاب ثراہ

حجۃ الاسلام مولانا الحاج سید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ صدر الافاضل

قدوۃ العلماء مولانا آقا حسن صاحب بن مولانا سید کلب عابد صاحب کے جد بزرگوار مولوی سید محمد یوسف صاحب محمد بہادر شاہ، سلطان دہلی کے استاد تھے۔ بادشاہ نے ضلع رائے بریلی میں کچھ گاؤں نذر کیے تھے۔ ان محمد یوسف صاحب کے اخلاف میں ولی محمد حسین صاحب جائسی مجتہد مانے جاتے تھے۔ ولی محمد حسین کے فرزند مولانا سید کلب حسین کے فرزند مولانا سید کلب عابد کے بیٹے سید آقا حسن ۲۶ ربیع الاول ۱۲۸۲ھ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی کتب صرف ونحو ومنطق وفقہ وادب مولوی سبط محمد ابن خلاصۃ العلماء سید مرتضیٰ سے اور کتب معقول ومنقول وفقہ واصول کی تکمیل جناب میر آغا صاحب اور جناب علن صاحب سے کی۔ عراق میں جناب شیخ محمد حسین مازندرانی (۱۳۰۷ھ) وجناب شیخ زین العابدین حائری وجناب شیخ محمد حسین مامغانی جناب مرزا محمد حسین شہرستانی کربلائی (۱۳۱۱ھ) سے استفادہ واجازات لے کر درجۂ فقاہت حاصل کیا۔

۱۳۱۳ھ میں جناب عماد العلماء میر آغا صاحب نے اجازہ مرحمت فرمایا۔ مولانا آقا حسن صاحب فقیر منش، سادہ مزاج، جفاکش، پرہیزگار اور بے تکلف عالم تھے۔ طلباء سے محبت فرماتے تھے۔ ہیئت میں مدرسِ کامل سمجھے جاتے تھے۔

قومی فلاح وبہبود: مولانا بڑے فعال، بیدار مغز اور اصلاح پسند تھے۔ وہ بے حد مصروف تھے مثلاً: مسجد آصف الدولہ میں نمازِ جمعہ وعیدین۔ نواب میر اصغر حسین صاحب (نرھئی) کے منیجر تھے۔ ۱۹۰۹ء وقف فخر الدین حسین صاحب کے مختار تھے۔ پورے ملک سے مسائل کی دریافت وسوال وجواب۔ اسکے باوجود انہوں نے ملک گیر قومی ترقی کیلئے، قومی حقوق وفرائض کا جائزہ لینے اور جدید رجحانات سے ہم آہنگ ہونے کی خاطر۔

(۱) ۱۳۱۹ھ میں انجمن صدر الصدور قائم کی جو ۱۳۲۳ھ میں ''آل انڈیا شیعہ کانفرنس'' کے نام سے موسوم ہوئی۔

(۲) شیعہ کالج کی تجویز وتحریک۔

(۳) مدرسۂ جعفریہ دینی ودنیاوی تعلیم کا انتظام تھا۔ عربی، دینیات، انگریزی وصنعت وحرفت ساتھ ساتھ سکھائی جاتی تھی۔

(۴) ۲۷ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ انجمن یادگار علماء قائم کی جس نے منجملہ متعدد خدمات کے مذہبی نادر کتابیں بھی شائع کیں۔

(۵) ۱۳۲۶ھ میں شیعہ سنی فسادات کے موقع

پرآپ نے اپنے وقار و تدبر سے معاملات سنبھالے۔

(۶) ۱۳۳۷ھ شیعہ بیت المال قائم کیا۔ اس ادارے میں علم کے ساتھ ہنر کی تعلیم دی جاتی تھی۔

حج: مولانا سید آقا حسن صاحب نے عراق کے دو سفر طلبِ علم و زیارت کے لئے پہلے کئے تھے۔ ۱۳۴۴ھ میں خشکی کے راستے مشہد مقدس و کربلا و نجف و کاظمین ہوتے ہوئے حج و زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوکر ۱۳۴۶ھ میں وطن واپس آئے۔

وفات: جناب قدوۃ العلماء نے پنجشنبہ ۱۲/ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۷/ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ کو رحلت فرمائی اور حسینیہ غفرانمآب میں دفن ہوئے۔

تصانیف: (۱) رِسَالَةُ حِرْمَانِ الزَّوْجَةِ عَنِ الْعِقَارِ (فقہ استدلالی عربی) (۲) رسالہ غسل واجب لنفسہ یا واجب لغیرہ (۳) ترجمہ عماد السلام ناکمل (۴) فتاویٰ (۵) حواشی و اضافہ بر تحفۃ العوام (۶) تفسیر قرآن مجید ناکمل (۷) معالم اور اخبار الناطق میں مضامین

اولاد - خداوند عالم نے بائیس اولادیں عطا کیں جن میں مولانا کلب حسین (متوفی ۱۶/اکتوبر ۱۹۶۳ء) نے عظمت و شہرت کا کمال پایا۔



